HARF-O-SUKHAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

وباؤں کی نوعیت، حیثیت اور علاج وتدارک یہودی تھیالوجی کے تناظر میں

The nature, status and treatment of plagues in the context of Jewish theology

☆محمد آصف: پی ایچ ڈی سکالر اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور

☆☆کامران خاں ایم فل اسکالر اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور۔

☆☆☆حافظ غازی امان اللہ: ایم فل اسکالر اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور۔

Abstract
It is Allah, the Lord of the worlds, who brought all the universe into being from nothingness, who gave such beauty to this factory of the universe, which is serves as His example. Where man has been provided the system of worship and governance, the circumstances and events that arise with him, he has been provided comprehensive rules through the Prophets, peace be upon him, so that by following them, one can become successful in this world and the hereafter and to be honored in the court of God. The existence of evils is not a new thing the main thing in these days is to follow God's commandments So that spending time in this world become easier for a person and he achieves means of salvation in the hereafter. The human body is affected by different types of disorders and conditions, one of them is the human body being sick and being healthy. Allah Ta'ala has established the system of health and disease with causes. When a person is related to these causes, diseases and epidemics are born. Healing is dependent on divine providence. Taking medicine and treatment is the order of all heavenly teachings. Just as Islam has guided humanity in every aspect, in the same way in Judaism, humanity has been guided in times of illness. It is a different matter that the laws of the Jewish religion have been suspended at the moment, but every religion guide humanity, especially in diseases and epidemics. In this article, it has been analyzed by mentioning the verses regarding the Torah regarding diseases, epidemics and calamities.

Keywords: Allah, worship, governance, prophets, success

موضوع کا تعارف واہمیت

کرہ ارض میں تمام مذاہب اس بات پر ایمان ویقین رکھتے ہیں کہ پیدا کرنے والی ذات نے جو جو بیماریاں، آفات اور وبائیں پیدا کی ہیں تو اس کے علاج معالجے اور حل کرنے کے طور طریقے بھی بالواسطہ رسول بتلائے ہیں تمام آسمانی کتابوں میں ان کا تذکرہ اپنے انداز میں کیا گیا ہے اہل ایمان کا پختہ یقین ہے کہ اللہ تعالی نے موت کے علاوہ تمام آفات وامراض کا علاج بھی اپنی طرف سے نازل کیا ہے

آسمانی تعلیمات کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا وجود یا تو اللہ تعالی کی نافرمانی کی بنا پر ہوتا ہے یا درجات کی بلندی یا پھر آزمائش کی بنا پر ہوتا ہے۔ تمام آسمانی کتابوں میں کثرت کے ساتھ امثلہ موجود ہیں مثلا نوح علیہ السلام کی قوم نے اللہ کی نافرمانی کی تو اللہ تعالی نے غرق کر دیا ، قوم ہود نے اللہ کے نافرمانی کی تو اللہ نے صفحہ ہستی سے مٹا دیا ، قوم صالح نے معجزہ اونٹنی کے معاملے میں تصرف کیا تو اللہ تعالی نے مجموعہ من حیث المجموعہ قوم کو تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کیا ، قوم لوط نے اللہ تعالی کی حدود کو پامال کیا تو اللہ تعالی نے اس کے نتیجے میں ان کو جڑ سے ہی اکھیڑ دیا ،جب سے انسانیت نے غلط راہ پر چلنا شروع کیا تو ان کو سیدھی راہ پر گامزن کرنے کے لیے انبیاء علیہم السلام آئے انہوں نے اس کی وضاحت کی کہ جب بھی اس زمین پر

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

اللہ تعالی کی نافرمانی بڑھی تو اللہ تعالی نے اس خطہ ارضی کو مختلف آفات وبلیات میں مبتلا کر دیا تا کہ انسان اس میں سمو کر صحیح راہ کو اختیار کر سکے۔

اسلام اور دیگر مذاہب صحت اور تندرستی کو بہت بڑی نعمت قرار دیتے ہیں حدیث شریف میں صحت کے ایام کو بیماری کے ایام سے پہلے غنیمت شمار کرنے کی تلقین کی گئی ہے چنانچہ نبی کریم نے ارشاد فرمایا:

"عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْأَوْدِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ وَهُوَ يَعِظُهُ : " اغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ , شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ , وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ , وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ , وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغُلِكَ , وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ"[1]

"عمرو بن میمون اودی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا پانچ چیزوں کو دوسری پانچ چیزوں کے آنے سے پہلے غنیمت جانو، جوانی کو بڑھاپے سے پہلے، تندرستی کو بیماری سے پہلے، خوش حالی اور فراخ دستی کو ناداری اور تنگدستی سے پہلے، فرصت کو مشغولیت سے پہلے، زندگی کو موت سے پہلے "

جو عبادت اور دین کا کام انسان تندرست ہونے کی حالت میں کر سکتا بیماری کی حالت میں نہیں کر سکتا اس لیے صحت کا خیال رکھنے کا حکم ہے۔

یہودی مذہب کی مقدس کتاب بائبل کا پہلا حصہ عہد نامہ قدیم میں بہت سی وباؤں اور امراض کا تذکرہ ملتا ہے ان میں کوڑھ سر فہرست ہے۔ تورات میں کوڑھ کو بہت زیادہ تفصیل کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے حتی کہ اس کی مختلف اقسام اور اس کے علاج کا مفصل ذکر موجود ہے نیز اندھا پن، بہرا پن ، مرگی ، گنجا پن اور ان کے علاج کا ذکر بھی کافی حد تک موجود ہے۔

تورات کے عاملین اپنی صحت مند زندگی کو گزارنے کے لیے لائحہ عمل تیار کرتے تھے ان کی زندگی قواعد وضوابط پر مبنی ہوتی تھی ۔ان اصول میں پس وپیش کسی بھی صورت میں برداشت نہیں کرتے تھے صحت مند رہنے کے لیے ، آرام کے لیے مخصوص وقت، مخصوص قسم کے کھانے پر اکتفاء کرتے، صفائی ستھرائی کا اہتمام کرتے، بیماری کی حالت میں مروجہ علاج کے ساتھ ساتھ روحانی طریقہ علاج کا بھی اہتمام کرتے جس میں خود دعا کا اہتمام کرتے، وقت کے نبی یا اس کی خلیفہ سے معجزانہ طور پر اس بیماری کے ازالہ کے لئے دعا کی درخواست کرتے۔ یہودی لوگ علاج کے طور پر ادویات کا استعمال کرنا از حد ضروری سمجھتے تھے زخموں کے لیے مرہم پٹی کا استعمال کرنا، درد کش دوا کو شراب اور زیتون وغیرہ میں ملا کر استعمال کرنا بھی ان سے ثابت ہے۔ یہودی مذہب میں کوڑھ کی حالت میں احتیاطی تدابیر کو اختیار کرنا از حد ضروری سمجھا جاتا تھا حتی کہ یہودی مذہب میں اس کو ناپاک قرار دیا جاتا تھا تاکہ کوئی شخص اس کے ساتھ اختلاط نہ کر سکے اور خود بھی دوسروں کے ساتھ کسی بھی معاملے میں شریک نہ ہو سکے۔ یہ احتیاطی تدابیر مرض اور مریضوں کی کیفیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اختیار کی جاتی بعض اوقات سات دن اور بعض اوقات چالیس دن مریض کے ساتھ اختلاط سے منع کیا گیا ہے۔

چنانچہ تورات میں منقول ہے۔

"پھر خداوند نے موسی اور ہارون سے کہا اگر کسی کے جسم کی جلد میں ورم یا پپڑی یا سفید چمکتا ہوا داغ ہو اور اس کے پاس یا اس کے بیٹوں میں سے جو اس کو کاہن کسی کے پاس لے جائیں اور کاہن اسے جسم کی بلا کو دیکھے اگر اس بلا کی جگہ کے بال سفید ہو گئے ہوں اور وہ بلا دیکھنے میں کھال سے گہری ہو تو وہ کوڑھ کا مرض ہے اور کاہن اس شخص کو دیکھ کر اسے ناپاک قرار دے

---

[1] ولی الدین، مشکوۃ المصابیح،5174

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

اور اگر اس کے جسم کی جلد کا چمکتا ہوا داغ سفید ہو تو پر کا کھال سے گہرا نہ دکھائی دے اور نہ اس کے اوپر کے پاس سفید ہو گئے ہوں تو کاہن اس شخص کو سات دن تک بند رکھے"[2]

تورات میں مذکور بیماریوں کا تذکرہ

کوڑھ (leprosy)

کوڑھ کے لیے عربی زبان میں جزام کا لفظ استعمال کیا گیا ہے اور انگریزی میں leprosy (لپرسی) کہتے ہیں یہ مختلف اقسام پر مشتمل ہے مثلا برص (جسم کے مختلف مقام پر برے داغ) چنبل (سرخ دانے اور جلد کا سخت ہونا) کھپرے (کیڑے سے پیدا ہونے والی بیماری)۔ بعض قسم کی کوڑھ بہت زیادہ خطرناک ہوتی ہے۔ خطرناک کوڑھ کی صورت میں احکام و مسائل بھی بہت زیادہ سخت دیے گئے ہیں اور بعض قسم کے کوڑھ اتنے زیادہ خطرناک نہیں ہوتے۔

چنانچہ تورات میں ہے

"اگر کسی شخص کو کوڑھ کا مرض ہو تو اسے کاہن کے پالے جائیں اور کاہن اسے ملاحظہ کرے اور اگر دیکھے تو جلد پر سفید ورم ہے اور اس نے بالوں کو سفید کر دیا ہے اور اس ورم کی جگہ کا گوشت جیتا اور کچا ہے تو یہ اسکے جسم کی جلد پر پرانا کوڑھ ہے سو کاہن اسے ناپاک قرار دے پر اسے بند نا کرے کیونکہ وہ ناپاک ہے"[3]

پھوڑا

اس سے مراد ناسور یا جلد کی وہ متعدی بیماری ہے جسکی وجہ سے ورم آجاتا ہے یہ بھی کوڑھ کی ایک قسم ہے۔ چنانچہ تورات میں ہے

"اگر کسی کے جسم کی جلد پر پھوڑا ہو کر اچھا ہو جائے اور پھوڑے کی جگہ سفید ورم یا سرخی مائل چمکتا ہوا داغ ہو تو کاہن کو دکھایا جائے کائن اسے ملاحظہ کرے اور اگر دیکھے کہ وہ کھال سے گہرا نظر آتا ہے اور اس کے بال سفید ہو گئے ہیں تو کاہن اس شخص کو ناپاک قرار دے کیونکہ وہ کوڑھ ہے جو پھوڑے میں سے پھوٹ کر نکلا ہے"[4]

سر کے بالوں کا گرنا (ALOPECIA)

بالوں کے گرنے کے لیے انگریزی میں ALOPECIA کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے خصوصی طور پر جب بالوں کا گرنا جینیاتی طور پر ہو۔ سر سے بھوؤں سے پلکوں سے یا جسم کے ان حصوں سے بالوں کا گرنا جہاں پر بال موجود ہوں۔ طبّی حوالے سے اسکی مختلف وجوہات بیان کی جاتی ہیں لیکن تورات میں اسکو کوڑھ کی ایک قسم قرار دیا گیا ہے اور بال کے گرنے کی مختلف نوعیتیں مذکور ہیں۔ اگر کسی شخص کے بال پیشانی کی طرف سے گرے ہوں تو اسکو کوڑھ نہیں سمجھا جاتا لیکن اگر گنجے پن کے ساتھ سر پر سرخی مائل سفید داغ ہو تو اسے کوڑھ سمجھا جاتا ہے اور تورات میں ایسے شخص کے لیے حکم ہے کہ وہ پھٹے ہوئے کپڑے پہنے بال کو بکھیرے اوپر کے ہونٹ کو ڈھانپ لے اور چلا چلا کر کہے ناپاک ناپاک۔

---

[2] احبار، 22، 9، اشاعت اول، کیتھولک بائبل کمیشن

[3] ۔ احبار، 17، 13

[4] ۔ احبار، 23، 13

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

چنانچہ تورات میں ہے

"اور جس شخ کے سر کے بال گر گئے ہوں وہ گنجا تو ہے مگر پاک ہے اور جس شخص کے سر کے بال پیشانی کی طرف سے گر گئے ہوں وہ چندلا تو ہے مگر پاک ہے لیکن اس گنجے یا چندلے سر پر سرخی مائل سفید داغ ہو تو یہ کوڑھ ہے "[5]

انتڑیوں کی بیماری

انتڑیاں غذا کی نالی کا وہ حصہ ہے جو معدے کے بعد سے شروع ہو کر مثانے تک پیٹ میں واقع ہے حکماء نے اس کو دو قسم پر تقسیم کیا ہے۔

1۔ چھوٹی آنت　　　2۔ بڑی آنت

چھوٹی آنت جو تعداد میں تین ہے اثنا عشری، صایم ، وقاق۔ بڑی آنت کی تعداد تین ہے جنکے نام یہ ہیں اعور، قولون، مستقیم۔ انکی لمبائی تقریباً 5 فٹ تک ہے۔ چنانچہ تورات میں ہے

"توانتڑیوں کے مرض کے سبب سے سخت بیمار ہو جائے گا یہاں تک کہ تیری انتڑیاں اس مرض کے سبب سے روز بروز نکلتی جائیں گی"[6]

برص(LOCODARMA)

برص کے لیے اردو میں پھلبہری انگریزی (LOCODARMA)میں اور عربی میں برص ہی کہا جاتا ہے بدن کے سفید دھبے کو برص کہتے ہیں۔ اس بیماری کی بناء پر انسانی خوبصورتی انتہائی متاثر ہو جاتی ہے اور اسکی مختلف وجوہات بیان کی جاتی ہیں ان میں سے ایک غذا کا صحیح استعمال نا کرنا یا کم کرنا ہے۔ ان متاثرہ حصوں کو کسی سوئی وغیرہ کے ذریعے چیک کرنے سے متاثرہ حصے میں خون نکل آئے تو اسکا علاج ممکن ہے اور اگر سفید مادہ خارج ہو تو پھر اسکا علاج مشکل ہو جاتا ہے بلکہ ناممکن درجہ تک پہنچ جاتا ہے۔ چنانچہ تورات میں ہے:۔

" جب تم کنعان کے ملک میں جو میں تمھیں ملکیت کے لیے دونگا داخل ہو اور میں تمہاری ملکیت کے کسی گھر پر برص کی بلا لاؤں تو جس ک گھر ہے وہ کاہن کے پاس آکر خبر دے"۔[7]

وبائی امراض وآفات کے علل واسباب

حکم عدولی

اللہ تعالی کے حکم سے منہ موڑنا، نہ ماننا یا مخالفت کرنا حکم عدولی کے زمرے میں آتا ہے، جب بھی کوئی شخص خداوندی احکامات کو نظر انداز کرتا ہے، تو اللہ تعالی کی ذات اس انسان کو صحیح راستے پر لانے کے لیے مختلف انداز سے سمجھاتے ہیں، تاکہ وہ اپنی غلط روش سے باز آجائے، لیکن جب وہ شریعت کے احکامات کو نہیں مانتا اور ان کو پامال کرتا ہے تو گویا کہ اس نے اس روش کی بناء پر اللہ تعالی کی تحقیر وتذلیل کر دی، اور جب کوئی اللہ تعالی کی بے

[5] احبار 13،44

[6] کلام مقدس، زبور، 3،103

[7] احبار، 14،38

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

حرمتی کرتا ہے، تواللہ تعالی اس کا دنیا ہی سے خاتمہ کر دیتے ہیں اور اگر وہ ہدایت کو اپنا لیتا ہے اور اپنے کیے پر نادم وپشیمان رہتا ہے اور توبہ کر لیتا ہے تو اسے بھی ترقی سے ہمکنار فرماتے ہیں۔

چنانچہ تورات میں ہے۔

"اور اگر تُو خداوند اپنے خدا کی بات کو جانفشانی سے مان کر اُسکے سب حکموں پر جو آج کے دن میں تجھ کو دیتا ہوں احتیاط سے عمل کرے تو خداوند تیرا خدا دُنیا کی سب قوموں سے زیادہ تجھ کو سرفراز کرے گا"۔

مذکورہ آیت میں اس بات کا حکم دیا جا رہا ہے کہ اگر انسان سچے دل کے ساتھ خلوص اور رضائے الٰہی کو مد نظر رکھتے ہوئے تعلیمات خداوندی پر عمل کر لے، مخالفت اور سستی وکاہلی کا مظاہرہ کرنے کی بجائے عمل پیرا ہو جائے تو مالک کائنات اس انسان کو دنیا کی تمام اقوام کا فاتح بنا دیے گا اور سب اقوام سے عزت عطا فرمائے گا اور اس کے احکامات پر عمل نہ کیا تو سب سے زیادہ ذلیل کر دے گا۔

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

"اگر تو اپنے برے کاموں سے باز نا آیا تو تجھ پر لعنت اور پھٹکار نازل ہو گی اور مختلف بیماریوں میں مبتلا کر دیا جائے گا۔خداوند تجھ کو تپ دق اور بخار اور سوزش اور شدید حرارت اور تلوار اور بادِ سموم اور گیروئی سے مارے گا،اور یہ تیرے پیچھے پڑے رہیں گے، جب تک کہ تُو فنا نہ ہو جائے۔اور آسمان کو تیرے سر پر ہے پیتل کا اور زمین جو تیرے نیچے ہے لوہے کی ہو جائے گی "۔

راہ خدا میں ماند چیز دینا

بنی اسرائیل کی خباثتوں کی وجہ سے ان پر مختلف عذاب نازل ہوئے ان میں ایک سبب یہ بھی تھا کہ بنی اسرائیل اللہ تعالی کی راہ میں ناقص، گھٹیا اور عیب دار چیز خرچ کرتے تھے جب کہ انہیں چاہیے یہ تھا کہ وہ اللہ کے راستے میں عمدہ اور قیمتی مال خرچ کرتے جب تمام کائنات اللہ تعالی کی مملوکہ ہے اور اس نے تو بندوں کو اس کے استعمال کا امین بنایا ہے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ گھٹیا مال اس کے راستے میں خرچ کر کے اس کے مقبول بندے بن جائیں اور یہ خرچ کرنا تو الٹا عذاب الٰہی کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔

چنانچہ تورات میں ہے۔

"لعنت اس دغاباز پر جس کے گلہ میں نر ہے پر خداوند کے لے عیب دار جانور کو نذر مان کر گزرانتا ہے کیونکہ میں شاہ عظیم ہوں اور قوموں میں میرا نام مہیب ہے رب الافواج فرماتا ہے۔" [8]

اس آیت میں مال خرچ کرنے میں دھوکہ دینے والے کے متعلق ذکر کیا جا رہا ہے جو اللہ تعالی کے راستے میں گھٹیا اور عیب دار مال خرچ کرتا ہے تو ایسے انسان پر اس کی لعنت ہوتی ہے اور ظاہر ہے کہ جب کسی انسان پر اس کی لعنت ہو تو اس کا مطلب ہے کہ اس ذات نے اس انسان کو اپنی رحمت سے دور کر دیا اور جب انسان اس کی رحمت سے دور ہوا تو مصیبتیں اور پریشانیاں اور بیماریاں اس انسان کو گھیر لیں گی۔

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا

[8] ملاکی، ۱:۱۴

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

”اور تم نے کہا یہ کیسی زحمت ہے ! اور اس پر ناک چڑھائی رب الافواج فرماتا ہے۔ پھر تم لوٹ کا مال اور لنگڑے اور بیمار ذبیحے لاے اور اسی طرح کے ہدیے گزرانے۔ کیا میں ان کو تمہارے ہاتھ سے قبول کروں ؟ خداوند فرماتا ہے۔“ [9]

اس آیت میں ذکر کیا جارہا ہے کہ جو لوگ خالق حقیقی کے راستے میں مال خرچ کرنے کو زحمت سمجھتے ہیں اور منہ بناتے ہیں اور اگر خرچ بھی کریں تو ناجائز مال خرچ کرتے ہیں یا پھر کوئی گھٹیا یا عیب دار مال خرچ کر کے یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اس کا قرب حاصل کرلیں گے اور ان کی اس عبادت کو شرف قبولیت حاصل ہو جائے گا تو یہ ان کا خیال غلط ہے محض خیال ہی ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں۔

تکبر

تکبر ایک اخلاقی برائی ہے جو بہت سی برائیوں کو جنم دیتا ہے۔ متکبر انسان دوسرے انسان کو حقیر و ذلیل سمجھتا ہے گویا کہ اللہ تعالی کی پیدا کردہ مخلوق جس کو اللہ تعالیٰ نے شرف انسانیت بخشا اس کو انسانیت کے درجہ سے گرا ہوا سمجھتا ہے یہ عمل اللہ تعالی کے ہاں بہت ہی مبغوض ہے سابقہ اقوام میں سے سیدنا نوح علیہ الصلاۃ والسلام کی قوم دعوت حق کے سامنے سر ہلا دیتے، اور پھر تکبر سے منہ پھیر لیتے تھے، اور احکامِ الٰہی سے اعراض کرنے کے لیے اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال لیتے، اور اپنے اوپر کپڑے اوڑھ لیتے، اور اکڑ کر بیٹھ جاتے، اسی طرح قرآن مجید میں مشرکین مکہ کے رویے کی ترجمانی کے تناظر میں فرمایا گیا کہ جب ان کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں، تو تکبر کرتے ہیں، اسی طرح ایک اور جگہ پر فرمایا گیا کہ جو لوگ میری عبادت سے از راہ تکبر اتراتے اور کتراتے ہیں، عنقریب جہنم کی آگ میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے، اور دنیا میں متکبرین کو سزا یہ دی جاتی ہے، کہ ان کے دلوں پر مہر لگا دی جاتی ہے، تا کہ ہدایت کے نور سے محروم رہیں، حقیقت میں متکبر کافر لوگ ہی ہوتے ہیں، اور متکبرین کے چہرے قیامت کے دن سیاہ ہوں گے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللَّهِ وُجُوهُهُمْ مُسْوَدَّةٌ " [10]

غریبانہ زندگی گزارنے کو بہتر قرار دیا ہے اور متکبرانہ زندگی کو ناپسند قرار دیا ہے لوٹ مار کے مال کو اللہ تعالی کی راہ میں خرچ کرنے سے بہتر ہے کہ غریبانہ زندگی گزار لی جائے لیکن حقیقت حال یہ ہے کہ کسی کے مال کو ناجائز طریقہ سے استعمال کرنا کسی بھی صورت میں جائز نہیں ہو سکتا اس آیت میں غریبانہ زندگی کی بہتری کی طرف اشارہ مقصود ہے نا کہ لوٹ مار کے مال کو جائز قرار دینا۔

چنانچہ تورات میں ہے :۔ مسکینوں کے ساتھ فروتن بننا متکبروں کے ساتھ لوٹ کا مال تقسیم کرنے سے بہتر ہے۔ [11] اس آیت میں غریب اور مسکین بن کر زندگی گزارنے اور ان کا ساتھ دینے کو مستحسن قرار دیا گیا ہے اور تکبر کرنے اور اس کا ارتکاب کرنے والوں کا ساتھ دینے کو ناپسند سمجھا گیا ہے کیونکہ تکبر ایک ایسی اخلاقی برائی ہے جو بہت سی برائیوں کو جنم دیتی ہے اگر متکبر آدمی مال بھی خرچ کر رہا ہے تو بھی اس کے پیچھے اس کی ذلیل کرنے والی سوچ ضرور ہوتی ہے۔

لالچ کرنا

امراض و آفات کے اسباب میں ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ان میں لالچ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا جب کسی کے پاس کوئی خوبی دیکھتے تو ان کے وجود میں تکلیف شروع ہو جاتی اور یہ خواہش کرتے کہ یہ مجھے ملے اور اسکے حصول کے لیے کوئی کسر نہ چھوڑتے اور مرتے دم تک اسی کیفیت میں مبتلاء رہتے

---

9 ملاکی، ۱، ۹

10 الزمر:60

11 حزقی ایل، ۴۹، ۱۶

کیونکہ لالچ ایسی برائی ہے جو موت تک پیچھا نہیں چھوڑتی اور اللہ تعالی کے ہاں یہ بہت ہی ناپسندیدہ عمل ہے۔ چنانچہ تورات میں ہے۔ ''نفع کے لالچی کی راہیں اَیسی ہی ہیں۔ اَیسا نفع اُسکی جان لیکر ہی چھوڑتا ہے''۔[12]

اس آیت میں لالچ کا نقصان ذکر کیا جارہا ہے کہ لالچی آدمی کی لالچ سے اسی وقت جان چھوٹ سکتی ہے کہ جب موت کا وقت آپہنچے اس کے علاوہ اس کو سکون حاصل ہی نہیں ہو سکتا وہ جس نہج پر چل رہا ہوتا ہے وہ نفع کی امید رکھے ہوتا ہے اور اسی کی بناپر بہت سے مقامات پر وہ اپنا مالی و جانی نقصانات کے ساتھ ساتھ آخرت کا بھی نقصان کر لیتا ہے۔

دوسرے مقام پر ارشاد ہے

''تم اُنکے دیوتاوں کی تراشی ہوئی مورتوں کو آگ سے جلادینا اور جو چاندی یا سونا اُن پر ہو اُسکا تُو لالچ نہ کرنا اور نہ اُسے لینا تانہ ہو کہ تُو اُس کے پھندے میں پھنس جائے کیونکہ ایسی بات خداوند تیرے خدا کے آگے مکروہ ہے۔''[13]

اس آیت میں بھی لالچ کی قباحت کو ذکر کیا جارہا ہے کہ اگر تم ان پر غلبہ پالو تو ان کی مورتیوں پر سونا، چاندی یا کوئی اور قیمتی سامان ہو اسکا لالچ نہ کرنا اور اس کو اپنی ضروریات میں استعمال نہ کرنا اگر تم نے ایسا کیا تو کہیں ایسا نہ ہو کہ پریشانیوں میں مبتلا کر دیئے جاؤ اور خالق حقیقی ناراض ہو جائے کیونکہ ایسا کرنا اسکے ہاں ناپسند کام ہے۔

انصاف نہ کرنا

عدل اور مساوات تمام سامی مذاہب کی بنیادی قدریں ہیں، ان سے کسی بھی حال میں کوئی دانشمند سمجھوتا نہیں کرتا، اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ اس کے بنیادی تصورات انسانی وحدت اور خدا کی وحدانیت پر مبنی ہیں، جب تمام انسانوں کی تخلیق ایک ذات نے کی ہے، پھر ان کے مابین معاملات میں تفاوت کیوں ہو؟ عدل وانصاف سے کام کیوں نہ لیا جائے؟ حالانکہ تمام ادیان عدل وانصاف کے علمبردار ہیں، اور معاشرے میں لازمی طور پر عدل قائم کرنے کا حکم دیتے ہیں، چاہے معاملہ اپنی ذات یا قریبی رشتہ داروں اور دشمنوں کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔

''اس کے سردار رشوت لے کر عدالت کرتے ہیں اور اُس کے کاہن اُجرت لے کر تعلیم دیتے ہیں اور اس کے نبی روپیہ لے کر فالگیری کرتے ہیں تو بھی وہ خُداوند پر تکیہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کیا خُداوند ہمارے درمیان نہیں؟ پس ہم پر کوئی بلانہ آئے گی''۔[14]

اس آیت میں رشوت لے کر کسی کے حق کو غصب کرنا اور غلط فیصلہ کرنا اور کاہن اور عالم آدمی کا اجرت لے کر تعلیم دینے کا حکم ذکر کیا گیا ہے وہ یہ غلط حرکات کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ وہ اس ذات پر امید اور بھروسہ رکھتے ہیں کہ اس کی طرف سے ہم پر کسی قسم کی کوئی وبا اور آفت نہیں آئے گی ان کا یہ خیال محض خیال ہی ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں۔

رشوت لینا

رشوت کے گناہ کی قباحت، بدکاری اور شراب نوشی سے بھی زیادہ سنگین ہے، بعض برائیوں کے متعلق لوگوں کی آراء مختلف ہو سکتی ہیں کہ ایک شخص کے نزدیک تو وہ برائی ہو، لیکن دوسرے کے نزدیک کسی قسم کا عیب نہ سمجھا جاتا ہو، لیکن رشوت ایک ایسا گناہ اور برائی ہے، جس کو بدترین گناہ

12 استثناء، ۷، ۲۵

13 امثال، ۱۶، ۲۸

14 استثناء، ۱۶، ۱۹

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

قرار دینے کے بارے میں ساری دنیا متفق ہے، کوئی مذہب مکتبہ فکر یا کوئی انسانوں کا ایسا طبقہ نہ ملے گا، جو رشوت کو جرم نہ سمجھتا ہو، یہاں تک کہ دفاتر میں بیٹھ کر بلا جھجک رشوت کا لین دین کرنے والے لوگ بھی جب شام کو کسی محفل میں معاشرے کی خرابیوں پر تبصرہ کرتے ہیں، تو ان کی زبان پر سب سے پہلے رشوت کی قباحت اور گرم بازاری کا شکوہ پہلے آئے گا، اگر اس محفل میں کچھ سنجیدہ لوگ ہوں، تو ان میں غم و غصہ کا اظہار بھی نظر آئے گا، لیکن اگلے دن صبح ہوتے ہی یہی شرکائے مجلس اطمینانِ قلب کے ساتھ اسی کاروبار میں مشغول نظر آئیں گے۔

چناچہ تورات میں ہے

"نفع کا لالچی اپنے گھرانے کو پریشان کرتا ہے پر جس کو رشوت سے نفرت ہے زندہ رہے گا "۔[15] اس آیت میں رشوت کے نقصان کا تذکرہ کیا گیا ہے کہ جو آدمی رشوت سے نفرت کرے گا تو اس کو حیات حاصل ہو گی وہ زندہ رہے گا باقی رہی یہ بات کہ کس طرح زندہ رہے گا تعلیمات خداوندی سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس کی زندگی میں برکت ہو جائے گی نفع کا لالچی شخص خود ہی پریشانی میں مبتلا نہیں ہوتا بلکہ اپنے گھر والوں کو بھی پریشانیوں میں مبتلا کرتا ہے۔

سود

مال و دولت اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے، جس کے ذریعے انسان اپنی دنیاوی ضرورتوں کو احسن طریقے سے پورا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے، لیکن شریعتِ اسلامیہ نے ہر شخص کو صرف جائز اور حلال طریقے سے مال و دولت کمانے کا مکلف بنایا ہے، کیوں کہ بروز قیامت ہر شخص کو اللہ کی بارگاہ میں جواب دینا ہو گا، کہ مال کہاں سے کمایا؟ اور کہاں خرچ کیا وغیرہ وغیرہ؟؟ مال و دولت انسانی ضرورت کی تکمیل کے باوجود اللہ تعالیٰ اور تمام انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام نے متعدد مرتبہ مال کو محض دنیاوی زینت، دھوکے کا سامان اور فتنہ قرار دیا ہے، اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ انسان حصول مال و دولت کے لئے کوشش ہی نہ کرے، بلکہ حصولِ رزق حلال اور اس کے ذریعے بچوں کی تعلیم و تربیت کرنا عین عبادت اور دین کا اہم ترین حصہ ہے، لیکن اس کے ساتھ مقصد یہ ہے کہ انسان خوف خدا سے زندگی بسر کرے اور آخرت کی زندگی کو ہر کیفیت اور حالت میں ترجیح دے ، یہ نہ ہو کہ کہیں کوئی معاملہ درپیش ہو، اور اخروی حیات کو داؤ پر لگا کر فانی اور عارضی زندگی کو ترجیح دے۔ سود ایک معاشرتی ناسور ہے جو ایک آدمی تک محدود نہیں ہوتا بلکہ معاشرے ہی کو تباہ و برباد کر دیتا ہے کوئی سامی مذہب اس کی اجازت نہیں دیتا ظاہری اعتبار سے معلوم ہوتا ہے کہ سود کی وجہ سے آدمی کا پیسہ بڑھ رہا ہے لیکن اس کی بناء پر جن نقصانات کا معاشرے کو سامنا کرنا پڑتا ہے اس کی حقیقت سے انکار نہین کیا جا سکتا اسی کی بنا پر معاشرے میں فحاشی و عیاشی کا سیلاب اُمڈ آتا ہے نوجوان طبقہ اخلاقیات سے عاری ہو جاتا ہے قتل و خونریزی جیسے گھنونے فعل کو معمولی درجے کی حرکت سمجھا جاتا ہے شراب اور جوا جیسے برے افعال کی کثرت بھی اسی کی مرہون منت ہے۔

چنانچہ تورات میں ہے

> "جب کوئی بھی شخص سودی معاملے کے ساتھ ملوث نہیں ہوتا تو اس کی بناء وہ کسی بھی قسم کی غلط حرکت سے باز رہتا ہے، سود سے بچنے کی بناء پر وہ دیگر گناہوں سے بچ جاتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ آپس میں محبت پیدا ہو گی اور معاشرے میں زندگی گزارنا آسان ہو جائے گا[16]۔

---

15 میکاہ، ۳، ۱۱

16 استثناء، ۱۹، ۲۳

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

زنا

زنا کبیرہ گناہوں میں سے ایک بڑا گناہ ہے، زنا کی مذمت اور قباحت تمام مذاہب میں بیان کی گئی ہے یہ بات واضح رہے کہ ہر گناہ اللہ تعالی کی نافرمانی کی علامت ہے، اور اس کی فرمانبرداری اور اطاعت سے اعراض ہے، اور احکام الہی سے اعراض کرنے والے دنیا اور آخرت میں کہیں آرام و سکون نہیں پا سکتے، نافرمانوں اور گناہ کرنے والوں کے زندگی تلخ کردی جاتی ہے، دنیا و آخرت میں آرام و سکون حاصل کرنے کا ایک ہی راستہ ہے کہ اس خالق حقیقی کی نافرمانی ترک کر کے اپنی حیات میں اس کی اتباع اور فرماں برداری میں گزاری جائے، پھر اللہ تعالی اپنے بندے کو بالطف زندگی عطا فرماتے ہیں، اور آخرت میں بے پناہ اجر و ثواب سے نوازیں گے۔ زنا ایسی قبیح حرکت ہے کہ اس کی وجہ سے خاندان کے خاندان تباہ و برباد ہو گئے نسب کا اختلاط ہو جاتا ہے معاشرتی مشکلات جنم لیتی ہیں اس فعل کا مرتکب شخص دنیا میں ذلیل ورسوا ہو جاتا ہے اس کی زندگی اجیرن ہو جاتی ہے سکون ختم ہو جاتا ہے مختلف طرح کی تکالیف اور پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑھتا ہے اس کی صحت اور قوت میں فتور لاحق ہو جاتا ہے اللہ تعالی عبادت کی توفیق سلب کر لیتے ہیں، چنانچہ تورات میں زنا کے نقصانات و وبال کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا گیا ہے جو لوگ اس کے مرتکب ہوں ان کی دنیاوی سزا یہ ہے کہ ان کو قتل کر دینا چاہیے اور ان کا اس قوم سے کوئی تعلق نہیں ہوگا اور اس کی سزا صرف ان کی ذات تک محدود نہیں بلکہ ان کی اولاد بھی اس حرکت کی بنا پر چالیس سال تک ایک جنگل میں سر گرداں و حیراں پھرتے رہے یہاں تک کہ ان کی جسم گل سڑ گئے۔

> ”تو میں خود اس شخص کا اور اسکے گھرانے کا مخالف ہو کر اسکو اور ان سبھوں کو جو اسکی پیروی میں زنا کار بنیں اور مولک کے ساتھ زنا کریں انکی قوم میں سے کاٹ ڈالونگا“۔[17]

مذکورہ آیت میں زنا کی قباحت کو ذکر کیا گیا ہے زنا ایک ایسا مرض ہے کہ جس کے نقصانات زانی اور زانیہ کی ذات تک محدود نہیں ہوتے بلکہ اس کے نقصانات ان کے آس پاس تک بھی متعدی ہوتے ہیں اور یہ ایسی قبیح حرکت ہے جو کسی بھی مذہب میں جائز نہیں ہوئی اور اس کی بنا پر قبیلوں کے قبیلے تباہ و برباد ہو گئے اس آیت میں زنا کی قباحت ذکر کرتے ہوئے اللہ کے نبی کا حکم نقل کیا جارہا ہے جو لوگ بھی زنا کے معاملے میں ملوث ہوئے میں ان کو کاٹ کر رکھ دوں گا یعنی ہلاک کر دوں گا۔

وبائی امراض و آفات کا علاج و تدارک

احکام خداوندی پر عمل

اللہ تعالی کے احکام چاہے عبادت کے متعلق ہوں یا انسانی معاملات کے بارے میں ہوں ان پر اسی کے حکم اور طریقہ کار کے مطابق عمل کرنا انسان کے لیے دنیا اور آخرت دونوں جہاں میں نفع کا باعث ہے احکام کی نوعیت درجہ بندی کے لحاظ سے کئی طرح کی ہے بعض فرائض و واجب کے زمرے میں آتے ہیں۔ بعض مباح کے زمرے میں بعض حرام کے زمرے میں آتے ہیں احکام الہی میں سے ایک عبادت الہی بھی ہے اللہ تعالی مخلوق پر سے کبھی کوئی مصیبت اور برائی نہیں ہٹاتا جب تک کہ وہ (مخلوق) عبادت کی طرف متوجہ ہو۔ یعنی عبادت اور احکام خدا پر عمل کرنے سے ہر قسم کی پریشانیاں ختم ہوتی ہیں اور دنیا کی ہر نعمت انسان کو کثرت سے عطا کی جاتی ہیں جس میں اگرچہ وہ مقدار تھوڑی بھی ہو لیکن اس میں برکت خداوندی بھی شامل ہوتی ہے۔

---

17 احبار، ۲۰:۶

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

عہد نامہ قدیم میں ہے:

اور میں تیری اولاد کو آسمان کے ستاروں کی مانند وافر کر دوں گا اور یہ سب ملک تیری نسل کو دوں گا اور زمین کی سب قومیں تیری نسل میں برکت پائیں گی اگر احکام خداوندی پر عمل کرو گے۔[18]

مذکورہ آیت میں اللہ تعالی کے احکام پر عمل پیرا ہونے کی برکات کو واضح کیا گیا ہے اگر انسان اپنے معاملات پر اللہ تعالی کی ترجیحات کو مقدم کرتے ہوئے اس کے نتیجہ میں اس کی اولاد میں کثرت کر دی جائے گی اور کثرت اولاد باعث برکت ہے

جیسا کہ حضرت انس بن مالک کو نبی کریم ﷺ نے تین دعائیں دیں جن میں سے ایک اولاد کی کثرت کی بھی ہے۔

چناچہ ترمذی میں ہے

" حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَتْ أُمِّي أُمُّ سُلَيْمٍ صَوْتَهُ فَقَالَتْ بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ أُنَيْسٌ قَالَ فَدَعَا لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ دَعَوَاتٍ قَدْ رَأَيْتُ مِنْهُنَّ اثْنَتَيْنِ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَرْجُو الثَّالِثَةَ فِي الْآخِرَةِ۔"[19]

قربانی کرنا

سامی مذاہب کی خصوصیات میں سے ہے کہ وہ انسان کو نا تو بلکل آزاد چھوڑ دیتے ہیں اور نا ہی ہر وقت قید کر کے رکھتے ہیں کہ ان کے لیے عمل کرنا ہی مشکل ہو جائے۔ بلکہ انسان کی دنیا و آخرت کی فلاح کے لیے کوشاں رہتے ہیں اسی طرح تورات میں بھی انسان کو اللہ کی راہ میں جھکنے اور وقت آنے پر اپنا مال و اسباب حتی کہ اپنی جان قربان کرنے کے لیے تیار رہنے کا حکم دیا ہے چناچہ تورات میں ہے تب نوح نے خداوند کے لیے ایک مذبح بنایا اور سب پاک چرندوں اور پرندوں میں سے لیکر اس مذبح پر سوختنی قربانیاں چڑھائیں۔ اس آیت میں نبی کو مذبح بنانے اور قربانی کرنے کا حکم دیا ہے اور نبی کے واسطے سے امت کو تعلیم دینا مقصود ہے کہ اللہ تعالی کی تمام مخلوق خواہ وہ ادنی سی ادنی ہی کیوں نا ہو اس کا خیال کرنے کا حکم ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالی کے راستے میں چرند پرند کو ذبح کرنے کا حکم دیا گیا ہے لیکن مقصود خرچ کرنا ہے خواہ وہ معولی چیز ہی کیوں نا ہو۔

عبادت کی ترغیب

اللہ تعالی کی اطاعت و فرمانبرداری کرنا عبادت کے زمرے میں آتا ہے۔ اس کائنات کی تخلیق کا مقصد ہی عبادت الہی ہے اور جب انسان اس مقصد سے کنارہ کش ہوتا ہے تو اللہ تعالی کی ذات انبیاء علیہم السلام کو دنیا میں بھیجتا ہے تا کہ ان کو بھولا ہوا مقصد یاد کروایا جائے تمام امتوں پر یہ عبادت خداوندی لازم رہی ہے اور مختلف طریقوں سے ہر امت یہ فریضہ سرانجام دیتی رہی ہے، جب انسان عبادت کے اعلی درجے پر فائض ہو جاتا ہے تو رب کریم کی طرف سے وہ روحانی طور پر تندرست اور صحت یاب ہو جاتا ہے کیونکہ بندہ عبادت کے اعلی درجے پر فائض ہی تب ہوتا ہے جب اسکی روح پاکیزہ روشن ہو تو روحانی طور پر شفایاب ہوتا ہے تو اس کے صدقے اللہ کریم اسے جسمانی بیماریوں سے بھی محفوظ فرماتا ہے چونکہ بیماری بھی بعض اوقات اللہ کی طرف سے انسان پر ایک طرح کا عذاب ہی ہوتا ہے اگر اسکے نام کا ورد جاری رکھیں گے اور اس کی عبادت کریں گے تو اس عبادت کے ذریعے ہر طرح کی بیماری سے بھی اور عذاب سے بھی محفوظ رہیں گے۔

---

[18] تکوین، 27،26، 4، کلام مقدس

[19] محمد بن عیسیٰ، الترمذی، 3827

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

عہد نامہ قدیم میں مذکور ہے:

"تم خداوند اپنے خدا کی عبادت کرنا تو وہ تیری روٹی اور تیرے پانی کو برکت دے گا اور تمھارے درمیان سے بیماریوں کو دور کردے گا۔یعنی جب تم اپنے خدا کی عبادت کرتے رہو گے تو اس عبادت کی برکات سے تمھارے درمیان سے تمام پریشانیوں کو وہ ختم کردے گا"۔[20]

مذکورہ دونوں آیات میں عبادت الہی کی ترغیب دی گئی ہے اور عبادت الہی کو انسان کے رزق میں برکت کا باعث قرار دیا گیا ہے اور وباوں اور پریشانیوں سے نجات کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے

مشکل امور پر عمل پیرا ہونا

ہر مذہب میں انسان کی غلطیوں کے تدارک کے لیے احکامات موجود ہیں خواہ وہ عبادات سے متعلق ہوں یا معاملات سے متعلق جیسا کہ اسلام میں بھی جان بوجھ کر روزہ توڑنے کیصورت میں کفارہ ادا کرنے اور جنایات کا تاوان ادا کرنے کا حکم موجود ہے اسی طرح تورات میں بھی غلط افعال کی صورت مین کفارہ کا حکم ہے یہ الگ بات ہے کہ عیسایوں مین کفارہ کے متعلق الگ نظریہ ہے اگر انسان اپنے اوپر عائد تمام ذمہ داریوں کو پورا کرے تو اس کے لیے نجات کا راستہ آسان ہو جاتا ہے اور یہ اس کے لئے تمام طرح کی پریشانیوں اور وباؤں کے خاتمے کا سبب بنتا ہے کیونکہ کفارہ دراصل ایک طرح کا صدقہ ہی ہوتا ہے ان اعمال کا جو انسان اپنے ہاتھوں سے کماتا ہے جس طرح ارشاد ہے "یعنی ہر آدمی اپنی کمائی کا رہن ہے" تو کفارات کی صورت میں اس سے وہ تمام مصیبتیں اور پریشانیاں منسلک ہوتی ہیں وہ ٹل جاتی ہیں۔

عہد نامہ قدیم میں مذکور ہے:

"تب جیسا موسیٰؑ نے کہا ہارون نے بخور سوز لیا اور جلدی سے جماعت کے درمیان آیا تو دیکھا کہ قوم میں وبا شروع ہو گئی ہے تو اس نے بخور گزارنا اور لوگوں کی طرف سے کفارہ دیا اور وہ مردوں اور زندوں کے درمیان کھڑا ہوا تب وبا تھم گئی"۔

یعنی موسیٰؑ نے ہارون سے کہا جب قوم میں وبا شروع ہوئی کہ کفارہ ادا کرو تو انہوں نے لوگوں کی طرف سے کفارہ جب ادا کیا تو اس کفارے کے صدقے اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو جاری کردہ وبا سے نجات نصیب فرمائی۔

عہد کی پاسداری

تمام سامی ادیان امن وسلامتی کے داعی ہیں اور خاص طور پر اسلام یہ چاہتا ہے کہ اس کے پیروکاروں سے کسی طرح کی کوئی غفلت یا سستی نہ ہو جس سے معاشرے میں بدامنی یا بے سکونی پھیلنے کا اندیشہ ہو اسکی بے شمار صفات میں سے ایک ایفائے عہد ہے یعنی وعدے کا پورا کرنا آجکل اس بات کا بڑا فقدان ہے حالانکہ اگر اصولی طور پر دیکھا جائے تو انسان کی پہچان "بات" سے ہی ہوتی ہے لیکن آجکل تو مذاق میں کہا جاتا ہے کہ وہ وعدہ کیا جو وفا ہو جائے قرآن مجید میں ارشاد ہے:

" وَاَوْفُوْا بِالْعَہْدِ ۔ اِنَّ الْعَہْدَ کَانَ مَسْـُٔوْلًا" ۔[21]

"اور وعدہ پورا کرو بے شک وعدے کے بارے میں پوچھا جائے گا"

پھر اسی طرح اگر انسان اپنی بات پر قائم نہ رہے تو پرائے پرائے اپنے خونی رشتوں میں بھی دراڑیں پڑھ جاتی ہیں اور نفرتیں جنم لینے لگ جاتی ہیں جو کہ معاشرے کی تباہی اور بربادی کا باعث بنتی ہیں اگر ہر انسان میں یہ صفت (ایفائے عہد) کی پائی جائے تو ہر کوئی اپنی بات کے مطابق اپنی ذمہ داری

---

20 خروج،23،87، 24-25

21 بنی اسرائیل،۱۷: ۳۴۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

پوری کرے گا تو معاشرہ امن کا گہوارہ ہوگا اور ہر طرح کی معاشرتی بیماری سے محفوظ رہے گا مثلاً نفرت کی بیماری، حسد والی بیماری، تکبر والی بیماری وغیرہ عہد نامہ قدیم میں مذکور ہے:

پس اگر تو ان قضاؤں کو سنے گا انہیں مانے گا اور ان پر عمل کرے گا تو وہ تجھے اجر دے گا یعنی خداوند تیرا خدا تیرے لیے اپنے اس عہد اور اپنی اس رحمت کو یاد رکھے گا جب کہ اس نے تیرے دادا سے قسم کھائی۔[22]

مذکورہ آیت میں اللہ تعالیٰ کی قضاوں کو ماننے کا ذکر ہے اور اللہ تعالیٰ کی قضاوں کو ماننے اور سننے سے مراد اللہ تعالیٰ کے احکامات اور اللہ تعالیٰ سے کیے ہوئے وعدے کو پورا کرنا ہے جیسا کہ اسی آیت کے اگلے حصہ سے معلوم ہو رہا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں اپنی رحمت میں جگہ دے گا۔

سابقہ انبیاء علیھم السلام کی کی شرائع میں کچھ احکام ایسے تھے جو جائز تھے لیکن وہی احکام دوسرے نبی کی شریعت کے لئے اللہ تعالیٰ نے ناجائز اور حرام قرار دے دیے لیکن شرک ایسا ہلاکت ابدیہ میں ڈالنے والا گناہ ہے جو کسی بھی شریعت میں کسی ایک کے لئے ایک لحظہ کے لئے بھی حلال نہیں ہوا۔ شرک ایک ایسا ناسور ہے جو آدمی کے لئے جنت کے دروازے کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند کروا دیتا ہے۔اور جھنم کو ہمیشہ کے لئے مقدر کر دیتا ہے۔جو شخص ایمان کی دولت کے حصول کے باوجود شرک میں مبتلا ہوتا ہے کفر کی گہری وادی میں اپنے آپ کو دھکیل دیتا ہے۔وہ شخص اپنی نفسانی خواہشات میں مبتلا ہو کر گمراہی کی وادی میں گر پڑتا ہے۔

عہد نامہ قدیم میں ہے:

"اگر تم خداوند کو ترک کرو گے دوسرے معبودوں کی عبادت کرو گے تو بعد اس کے کہ وہ تم سے نیکی کرتا رہا تو تم سے پھر جائے گا اور تم پر آفت نازل کرے گا اور تمہیں فنا کر ڈالے گا"۔[23]

مذکورہ آیت میں شرک کرنا آفات نازل ہونے کا اور عذاب کا مستحق ہونے کا سبب ہے جبکہ اس گناہ سے پرہیز کرنا اور بچنا ان آفات کو ٹالنے کا سبب بنتے ہیں۔

عادات حسنہ پر گامزن رہنا

انسان کو چاہیے کہ ایسی عادات اختیار کرے جو اسے معاشرے میں اچھا بنا دے اس سے اس کا جسم طاقتور اور توانا رہے گا اگر کوئی شخص اپنی قویٰ سے زیادہ کھانا شروع کر دے تو اس سے اس کی نہ صرف صحت خراب ہونے کا قوی امکان ہے بلکہ اس سے اس کے اخراجات بھی بڑھ جائیں گے اور اس کے لیے وقت گزارنا مشکل ہو جائے گا۔ چنانچہ کے کلام مقدس ہے۔

"تو شرابیوں میں شامل نہ ہو اور نہ ہی حریص کبابیوں میں کیونکہ شرابی اور کھاو کنگال ہو جائیں گے"[24]

زندگی نعمت خداوندی

یہ زندگی انسان کے پاس اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اور امانت بھی ہے ہم اس میں کسی قسم کا تجاوز نہیں کر سکتے اس لیے اللہ تعالیٰ نے خودکشی کو حرام قرار دیا ہے اور بغیر عذر کے اس جسم کے کسی عضو کو کسی کو عطیہ نہیں کر سکتے اور یہ اللہ تعالیٰ ہی کا احسان ہے کہ ہم بغیر کسی محتاجی کے چلتے پھرتے ہیں اور معاملات کو سرانجام دیتے ہیں چنانچہ کلام مقدس میں خدا کے ذریعے ہم زندہ ہیں اور چلتے پھرتے ہیں اور موجود ہیں[25]

---

22 استثنیٰ شرع،7، 201، 12
23 یوشع،24، 262، 24-19
24 امثال23-20-21
25 امثال17-28

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

ہمت اور کوشش کرتے رہنا

انسان بعض اوقات بیماریوں اور پریشانیوں میں بہت زیادہ عرصہ مبتلا رہتا ہے جو انسان کے لیے وبال جان بن جاتا ہے اسے برداشت کرنے کے علاوہ کوئی حل نظر نہیں آتا ہاں کچھ ایسے طریقے اختیار کر سکتے ہیں جن کے ذریعے بڑی سے بڑی مشکل کا مقابلہ کر سکتے ہیں کچھ لوگ بیماریوں اور پریشانی میں مبتلا ہونے کی وجہ سے اللہ کی ذات سے مایوس ہو کر رحمت خداوندی سے دور ہوتا چلا جاتا ہے چناچہ کلام مقدس میں ہے کہ تم مصیبت کے دن ہمت ہار کر ڈھیلا ہو جائے تو تیری طاقت جاتی رہے گی[26]

معالج سے علاج کروانے کی ترغیب

بیماری تحقیق اللہ تعالی کی طرف سے ہے تورات میں بیماروں کو علاج کروانے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے لیکن آج کل جس طریقے سے جادو ٹونہ اور دیگر ان کے خلاف شرع امور کے ذریعے سے علاج کروایا جاتا ہے اس کی اجازت نہیں دی گئی سمجھداری اسی میں ہے کہ بیمار انسان کو جلدی سے اپنا علاج کروانا چاہیے تاکہ مرض لاعلاج کے درجے تک نہ پہنچے کیونکہ اس وقت علاج مشکل ہو جائے گا چناچہ کلام مقدس میں ہے تندرستوں کو طبیب درکار نہیں بلکہ بیماروں کو[27] اس آیت میں بیمار لوگوں کو طبیب کی ضرورت ہے اور تندرست لوگوں کو نہیں بیان کیا گیا ہے مطلب یہ ہے کہ بیمار لوگوں کو ڈاکٹر سے جلد از جلد علاج کروانا چاہیئے نا اس وقت جب علاج کروانا ہی مشکل ہو جائے بلکہ ناممکن ہو جائے۔

نتائج و خلاصہ بحث

وباؤں کی نوعیت، حیثیت، اور علاج و تدارک یہودی تھیالوجی کے تناظر میں تورات میں مذکور بیماریوں کا تذکرہ بہت اہم ہے۔ تورات میں کئی بیماریوں جیسے کوڑھ، پھوڑا، سر کے بالوں کا گرنا، انتڑیوں کی بیماری، اور برص جیسی بیماریوں کی مخصوص ذکر ہے۔ وبائی امراض اور آفات کے علل اور اسباب بھی بیان کیے گئے ہیں۔ تورات میں انصاف، رشوت، سود، زنا، تکبر، اور لالچ جیسے بدرویوں کا بھی ذکر ہے جن سے بیماریاں اور آفات پیدا ہوتی ہیں۔ بیماریوں اور آفات کے علاج اور تدارک کے لئے تورات میں خداوندی احکام اور ترغیبات بھی فراہم کی گئی ہیں۔ زندگی کو نعمت خداوندی قرار دیا گیا ہے، اور آخرت کی فلاح کے لئے عبادت کے پہلوؤں کو کسی بھی حال میں نہیں گرنے دینا چاہئے۔ اسی طرح، معالج سے علاج کروانے کی ترغیب بھی دی گئی ہے۔

---

26 امثال24-10

27 امثال9-12